ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.5,Issue No.3(2023)
(October to December)

انور جمال کی اُردو نعت کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Anwar Jamal's Naat

سرور عظیم
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد
ڈاکٹر محمد اشرف کمال
پروفیسر، شعبہ اُردو، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

Sarwar Azeem
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Alhamd Islamic University, Islamabad
Dr. Muhammad Ashraf Kamal
Professor, Department of Urdu, Alhamd Islamic University, Islamabad

Abstract:
Anwar Jamal is a great poet, a versatile poet of Naat, author, philosopher and an artist. He has a special place in Urdu literature. He has shown remarkable performance in writing prose as well as Urdu poetry. He tried many genres of Urdu poetry but has a unique and distinct identity in Naat. By writing three Naatiya collections in Urdu literature, he added valuable treasures to Urdu Naat. In his Naats, the intellectual and technical requirements have been fulfilled with full justice and diligence. He has also included topics such as good Uswa E Hasana, Seerat E Tayyaba and Ikhlaq E Hasana in the Naat along with describing the Beauty of the Holy Prophet (ﷺ).

Keywords: : Anwar Jamal, Versatile Poet, Prominent and Comprehensive, Unique Urdu poetry, Distinct Urdu Naat, Diversity, Urdu Naat.

نعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی تعریف و توصیف بیان کرنا کے ہیں۔ یہ ایسی صنف نظم ہے جس میں رسول پاک ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں عطاء الرحمٰن نوری اپنی تصنیف "اُردو اصناف ادب" میں یوں بیان کرتے ہیں:

> "پیغمبر اسلام خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدحت، تعریف و توصیف، شمائل و خصائل اور کمالات و اختیارات کے شعری انداز بیاں کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔"(۱)

عربی زبان میں نعت کے لیے لفظ مدح یا مداح استعمال ہوتا ہے۔ مگر اردو اور فارسی میں آپؐ کے اوصاف حمیدہ اور خصائص جمیلہ کو بیان کرنے کے لیے لفظ نعت کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں نعت کے لغوی معانی یوں بیان ہوئے ہیں:

> "نعت:ع اسم مونث۔صفت و ثناء، تعریف و توصیف، مدح مجازاً خاص حضرت سید المرسلین ﷺ کی تعریف و توصیف۔"(۲)

اسی طرح محمد عبداللہ خویشگی "فرہنگ عامرہ" میں نعت کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"نعت: (نع۔ت)۔تعریف، صفت و توصیف، سردار دو عالم کی منقبت، مدحت۔جمع نعوت۔"(۳)

مولوی فیروز الدین نے "فیروز اللغت" میں نعت کے لغوی معنی یوں بیان کیے ہیں:

"نعت: (ع۔ا۔مث)(۱) مدح۔ثنا۔تعریف و توصیف، (۲) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں مدحیہ اشعار۔"(۴)

نعت رسول مقبول ﷺ وہ صنف نظم ہے جس میں شاعر اپنے ممدوح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ اور اوصاف حمیدہ کو عقیدت اور محبت و احترام کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ڈاکٹر عاصی کرنالی نعت کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں یوں بیان کرتے ہیں:

"اصطلاحی طور پر نعت کا لفظ حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی اور صفات حمیدہ وطیبہ ہی کے معیار کے لیے مخصوص ہے۔جب کہ دوسری ہستیوں کے لیے وصف، خوبی، مداح، مدحت، منقبت، تعریف، توصیف کا استعمال انہیں مختلف و ممتاز کرتا ہے۔"(۵)

اُردو نعت کے لیے کوئی مخصوص ہیت مقرر نہیں ہے۔اردو ادب میں نعت ہر صنف ادب میں لکھی جاتی رہی ہے۔ان میں مثنوی، قصیدہ، غزل قطعہ، رباعی، مسدس، مخمس، ترکیب بند، ترجیع بند، مستزاد، ہائیکو، سانیٹ، ماہیا، نظم معریٰ، آزاد نظم، الغرض ہر صنف سخن میں نعت لکھی گئی ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اپنے تصنیف "اصناف ادب" میں اس حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

"موضوع کی وسعت اور تنوع کے اعتبار سے نعت کی کوئی مخصوص ہئیت مقرر نہیں ہے۔نعت "اک رنگ کا مضموں ہو تو سو ڈھنگ سے باندھوں" کے مصداق ہر ہئیت میں لکھی گئی ہے۔شعرائے قدیم مثنوی کے آغاز میں حمد کے بعد نعت کہتے تھے۔نعتیہ قصیدے بھی کثرت سے لکھے گئے ہیں۔نعتیہ مسدس اور رباعی کا ذخیرہ بھی بڑی تعداد میں موجود ہے، بعض شعراء نے آزاد نظم کی ہئیت میں بھی نعتیں کہی ہیں۔"(۶)

نعت کا باقاعدہ آغاز عربی زبان سے ہوا۔اردو زبان و ادب میں بھی نعت کی روایت اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ اردو۔ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے 1955ء میں اردو نعت پر اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ بعنوان "اردو نعتیہ شاعری" میں اردو نعت گو شعراء کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا ہے جس میں قدیم دور (بندہ نواز گیسو دراز سے ولی تک کا دور ہے)، قدماء کا دور (سراج سے نظیر اکبر آبادی تک)، متوسطین کا دور (شہیدی، لطف وغیرہ)، متاخرین کا دور (امیر مینائی، شبلی، طباطبائی وغیرہ)، دور حاضر (علامہ اقبال، ظفر علی خان وغیرہ) شامل ہیں۔اسی طرح پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی نے اس حوالے سے اپنی تصنیف "تذکرہ نعت گویان اردو" لکھی ہے۔جس میں انہوں نے جغرافیائی اعتبار سے اردو نعت گو شعرا کی درجہ بندی کی ہے۔پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید نے اردو نعت کے حوالے سے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ ۱۹۹۰ء میں "اُردو میں نعت گوئی" کے عنوان سے قلمبند کیا۔انہوں نے اس مقالہ میں عصری اور جغرافیائی دونوں اعتبار سے اردو نعت گو شعرا کو تقسیم کیا ہے۔ان کے مطابق جنوبی ہند میں اردو نعت گوئی (خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سے ولی دکنی تک)، شمالی ہند میں اردو نعت گوئی (میر و سودا سے محسن کاکوروی تک)، عصر جدید کی نعت گوئی (۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی

کے بعد کا دور)، اور عصر حاضر کی نعت گوئی (قیام پاکستان کے بعد کا دور) شامل ہیں۔ اردو نعت کے حوالے سے ڈاکٹر عاصی کرنالی نے بھی اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان "اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر" ۲۰۰۱ء میں لکھا۔ انھوں نے بھی اس مقالے میں اردو نعت کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

اُردو نعت کا آغاز دکن سے ہوا۔ اس صنف سخن میں بہت سے شعرا کرام نے طبع آزمائی کی ہے۔ اردو زبان کے آغاز سے ہی شعرا اس موضوع پر خامہ فرسائی کرتے رہے ہیں۔ ان میں خواجہ میر درد، محسن کاکوروی، احمد رضا خان بریلوی، بیدم وارثی، مولانا ظفر علی خان، علامہ اقبال، اقبال سہیل، بہزاد لکھنوی، احسان دانش، ماہر القادری، حفیظ جالندھری، حفیظ تائب، حافظ لدھیانوی، نعیم صدیقی، مظفر وارثی، غافل کرنالی، علیم ناصری، حافظ مظہر الدین، حکیم سرو سہارنپوری، عبدالکریم ثمر، حافظ افضل فقیر، امین راحت چغتائی، صدیق شاہد، جعفر بلوچ، عبدالعزیز خالد، احمد ندیم قاسمی، محسن نقوی، ڈاکٹر خورشید رضوی، صدیق شاہد، احسن یعقوب پرواز، محشر رسول نگری، وغیرہ زیادہ قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ ہندو شعراء نے بھی اردو نعت میں طبع آزمائی کی ہے جن میں کالیکا پرشاد، دیا شنکر نسیم اور کشن پرشاد نمایاں ہیں۔

ادب میں نعت رسول مقبول ﷺ ایک خصوصی حیثیت اور مقام کی حامل رہی ہے۔ نعت ایک نوع کا قصیدہ ہے جس کا موضوع رسول اکرمؐ کی ذات اقدس ہوتی ہے اور نعت ہمیشہ حب رسولؐ میں سرشار ہو کر جنم لیتی ہے۔ حسان بن ثابت سے لے کر قصیدہ بردہ شریف کے شاعر امام بوصیری تک اور شیخ سعدی سے لے کر قدسی تک سبھی شعراء نے نعتیں کہی ہیں۔ بہر حال کوئی شاعر شاید ہی ایسا ہو جس نے شاعری کو وسیلہ اظہار بنایا ہو اور جناب رسول مقبول ﷺ کی شان اقدس میں گلہائے عقیدت پیش نہ کیے ہوں۔ یہاں تک کہ غیر مسلم شعراء نے بھی نعتیں کہیں اور ثواب کے حقدار رہے ہیں۔ اردو کے مایہ ناز شاعر غالب، حالی، اقبال اور مولانا ظفر علی خان کا نعتیہ کلام ایسا ہے جسے سننے والوں نے اپنی آنکھوں کا سرمہ بنایا ہے۔ اور موجودہ دور میں بھی بہت سے شعراء اس مقدس صنف سخن میں طبع آزمائی کر رہے ہیں۔

ملتان اولیا کرام کی سرزمین ہے۔ جہاں بہت سے قلمکار اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدح سرائی کرتے رہے ہیں۔ ملتان کے نعت گو نمایاں شعراء میں انور جمال، عزیز حاصل پوری، عاصی کرنالی، حیدر گردیزی، بلال جعفری، حسین سحر، اسلم انصاری، اقبال ارشد، اختر جعفری، محمد امین وغیرہ کے نام زیادہ قابل ذکر ہیں۔ اردو ادب کے ایک بہترین نعت گو انور جمال یکم اپریل ۱۹۴۸ء کو بھارت کے شہر امرتسر میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے والدین کے ہمراہ ہجرت کر کے ملتان آن بسے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد جمال دین سے حاصل کی۔ بعد ازاں ملتان کے سرکاری تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم رہے۔ انہوں نے میٹرک کا امتحان اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ ملتان سے پاس کیا۔ پھر ۱۹۶۹ء میں ایف اے کا امتحان لاہور بورڈ، بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ انہوں نے ملازمت کا آغاز گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ سے کیا۔ اس کالج کا نام پہلے سکاچ مشن ہائی سکول تھا۔ یہیں سے علامہ اقبال اور فیض احمد فیض نے تعلیم حاصل کی تھی۔ پھر گورنمنٹ کالج خانیوال تبادلہ ہوا اور 22 جنوری 1980ء میں گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان میں تعینات ہوئے۔ یہاں پر اردو تنقید کے بڑے علمبردار جابر علی سید کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ ان تعلیمی اداروں اور ادبی شخصیات نے ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارا اور جلا بخشی۔

انور جمال کی شخصیت میں ادب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان کو بہت سی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ ان میں اردو کے علاوہ فارسی، سرائیکی، پنجابی، انگریزی، وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے زبانوں پر کامل دسترس ہونے کا ثبوت پنجابی شاعری مجموعے کی

شکل میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ اردو شاعری اور نثر پاروں میں باقی زبانوں کے الفاظ کا بیشتر استعمال کرتے نظر آتے ہیں۔ انھوں نے فارسی زبان میں بھی شاعری تخلیق کی ہے۔ انور جمال نے اردو ادب میں بہت سے قیمتی سرمائے کا اضافہ کیا جو اپنی منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ انھوں نے بہت سی تصانیف تخلیق کی ہیں۔ ان میں لولاک لما، نصف النہار، پراگندہ طبع لوگ، ادبی اصطلاحات، تیرے بعد ، تاویلات، اردو میں دو لفظی روز مرے، حسنت جمیع خصالہ، تشنگی ہجر ہے، بوہے باریاں، آسمان کوئی اور، تخلیق سے تنقید تک، ملتان رنگ، مکمل نا مکمل، ادبی اشارات، وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے مقالات بھی لکھے گئے ہیں۔ اور کچھ غیر مطبوعہ کلام بھی موجود ہے۔ ان کی تمام اصناف نظم و نثر اپنی تمام جہتوں کو پورا کرتی نظر آتی ہیں۔ اور خاص مقام و مرتبے کی حامل ہیں۔

انہوں نے اردو کی بہت سی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔ ان میں حمد، مناجات، منقبت، نظم اور غزل کے علاوہ نعت بھی شامل ہیں۔ اردو شاعری میں ان کی وجہ شہرت نعت نگاری ہے۔ انہوں نے نعت کے تین مجموعے تخلیق کیے ہیں۔ ان میں "لولاک لما، حسنت جمیع خصالہ اور گل سرسبد" شامل ہیں۔

انور جمال کے دل میں جذبہ عشق رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ نعت گوئی کے سلسلے میں وہ اپنے خیالات کا اظہار اپنے نعتیہ مجموعے "لولاک لما" کے دیباچے میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> "اگر ہم نعت گوئی کا فروغ چاہتے ہیں اور سیرت طیبہ کی قندیل کی روشنیاں عام کرنا چاہتے ہیں تو نعت میں ایسے مضامین کو شامل کیا جائے جن کا تعلق اسوہ حسنہ سے ہے۔ جن کا واسطہ رحمت عالم کی انقلاب آفریں حیات طیبہ سے ہے۔ جن کا رشتہ اخلاق نبوی ﷺ سے ہے۔ جن کا تعلق عقیدت و محبت کے متوازن جذبوں سے ہے۔ جن مضامین سے انسانی ذات میں تحقیق کے جذبات پھوٹتے ہیں۔ جن سے دلوں میں رغبت اور احترام کے الاؤ سلگتے ہیں۔ اور جن سے ایمان کی کلیاں اور شگوفے مہکتے ہیں۔"(۷)

انور جمال کا پہلا نعتیہ مجموعہ "لولاک لما" کے عنوان سے ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا۔ یہ ایک نعتیہ مسدس پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے چار بند حمدیہ شاعری پر مبنی ہیں۔ اس کے بعد ایک سو نعتیہ بند ہیں۔ نعت کے لیے کسی بھی ہئیت کا انتخاب کیا جا سکتا ہے لیکن مسدس کی ہئیت میں نعت گوئی بڑے شعراء کا انتخاب رہا ہے، انور جمال نے اسی ہئیت میں نعت جیسی پاکیزہ اور متانت آمیز صنف شاعری لکھ کر اپنی شاعرانہ خوبیوں کا اظہار کیا ہے۔ یہ ان کی ایسی نعتیہ مسدس ہے جو ان کے عشق و عقیدت، علم و خبر اور استعداد و مہارت کی تحریری دستاویز ہے اور جس کی مقبولیت اور قبولیت ان کے سلیقہ نعت گوئی کی روشن دلیل ہے۔ ان کے مجموعے "لولاک لما" سے نمونہ کلام ملاحظہ کریں:

لوح و قلم بنے تھے نہ تصویر کائنات
آب و ہوا نہ رنگ نہ موسم نہ واقعات
پھل پھول تھے نہ پیڑ نہ کانٹے نہ ڈال پات
جن و ملک نہ انس نہ جامد نہ ذی حیات
برگ و گل سخن سے بھی پہلے کی بات ہے
تخلیق حرف کن سے بھی پہلے کی بات ہے(۸)

انور جمال کا ایک اور نعتیہ مجموعہ "حسنت جمیع خصالہ" کے عنوان نے ۲۰۰۰ء میں منظر عام پر آیا۔ جس میں انھوں نے خوب صورت نعتوں کو پیش کیا۔ اور اس پر انہیں خوب پذیرائی ملی۔ ان کے نعتیہ کلام کی ندرت نعتیہ کلام میں مضامین کا تنوع ہے۔ انہوں نے عشق رسول ﷺ میں ڈھل کر سیرت مبارکہ اور اپنی دلی محبت و عقیدت اور وابستگی پر بے شمار نعتیں لکھی ہیں۔ انہوں نے مدینے میں حاضری، وہاں پر کیفیات و تجلیات کی رحمت، مدح رسول ﷺ، نعت گوئی میں عجز و انکساری، آپؐ کی سیرت اقدس، حضور اکرمؐ کی برکات و فیوضات، انسانیت کی ہدایت و رہبری، و دیگر موضوعات کو نعت میں پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی ان کی نعت گوئی کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

> "انور جمال کسی بھی مستعمل مضمون کو لیں، کسی بھی اداشدہ موضوع کو زیر قلم لائیں اپنے انداز و اسلوب کی انفرادیت سے قاری کی توجہ حاصل کر لیتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ میں چمن نعت و ثنا کی ایک نئی کیاری کی سیر کر رہا ہوں۔ انور جمال کے اظہار و ابلاغ میں کوئی ایسی نئی بات، نیا لہجہ، نادر طرز ضرور ہے جو قاری کے لیے موجب انبساط و مسرت بنتی ہے اور وہ روحانی خوشی اور وجدانی شادمانی کے ساتھ نعت انور جمال کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کی روح میں اہتزاز کے پھول کھلتے چلے جاتے ہیں۔"(۹)

ان کی نعتوں میں ادب و احترام اور سلیقہ مندی کے ساتھ حضور اکرم ﷺ سے محبت اور قرب کا اظہار نظر آتا ہے۔ وہ جذب و عقیدت کے ساتھ آپؐ کی مدح بیان کرتا ہے۔ ان کا عشق رسولؐ سچا ہے اور وہ اس جذبے میں ڈوب کر آپؐ کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں۔ ان کی نعتوں میں تمام ادوار کے اسالیب و قرائن کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ ان کے نعتیہ کلام میں موضوعات کی بو قلمونی، رنگا رنگی، ہئیتی تنوع اور جذبہ عشق کو پیش کیا گیا ہے۔ ایک جگہ یوں بیان کرتے ہیں:

"نور یقیں کا بن دیا ہالا حضورؐ نے
ذہنوں کی تیرگی کو اجالا حضورؐ نے
خورشید علم و فکر نکالا حضورؐ نے
انسانیت کو نور میں ڈھالا حضورؐ نے
ذرے مثال ماہ چمک دار ہو گئے
ہر تیرگی سے برسرپیکار ہو گئے"(۱۰)

انور جمال نے اردو نعت میں بیش قیمت اضافہ کیا ہے۔ ان کے کلام میں فنی پختگی کے ساتھ ساتھ رسول اکرم ﷺ سے روحانی وابستگی اور والہانہ عقیدت نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے نعتیہ مضامین میں اضافہ کیا ہے۔ نعت میں نئے مضامین کو متعارف کروایا۔ ان کے نعتیہ کلام میں حضور اکرمؐ کو وجہ تخلیق کائنات کے موضوع پر بیشتر اشعار شامل کیے گئے ہیں۔ ان اشعار میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اللہ رب العزت نے لوح و قلم، موسم، پھل، پھول، جن و انس، ملائکہ، چرند پرند غرضیکہ تصور کائنات سے بھی پہلے آپؐ کے نور کو پیدا کیا گیا۔ اسی طرح سابقہ انبیاء کی امت محمدیہ میں شامل ہونے کی خواہش کو بھی موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ بعض اشعار میں آپؐ کی ولادت باسعادت اور آمد رسولؐ کی نیک گھڑی کو شاعری کی زینت بنایا گیا ہے۔ اس حوالے سے ان کے مجموعے "حسنت جمیع خصالہ" سے چند اشعار ملاحظہ کریں:

"آمد سید لولاک لما، بسم اللہ
نغمہ صل علیٰ، صل علیٰ، بسم اللہ
لفظ کو اپنے معانی کی خبر اب ہو گی
اب سنے جائے گی لوگوں کی دعا، بسم اللہ
جب نوید آئی کہ سلطان زمن آتے ہیں
ماہ و خورشید نے اٹھ اٹھ کے کہا، بسم اللہ "(۱۱)

انور جمال اردو ادب کے ایک خوب صورت اور توانا شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے نعتیہ کلام میں آپؐ کی صفات کو بڑے خوب صورت پیرائے میں پیش کیا ہے۔ آپؐ کی صفات مثلاً رحم دلی، عفو و درگزر، حسن سلوک، رحمۃ اللعالمین، عدل و انصاف، صادق و امین، و دیگر صفات کے موضوعات کو بڑے سلیقے اور عقیدت مندی سے کلام میں برتا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے فیوض و برکات کو نعتوں میں پرویا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد امین اپنے مضمون "لولاک لما پر ایک نظر" میں انور جمال کی نعت نگاری کے بارے میں یوں بیان کرتے ہیں:

"لولاک لما مسدس کا ہر بند سیرت طیبہ کے کسی نہ کسی گوشے کو روشن و منور کرتا ہے۔ یہ طویل نعت جو مسدس ہئیت پر مشتمل ہے، فکر و نظر کے کئی نئے باب کھولتی ہے۔ اس مسدس کا ہر بند اور ہر مصرعہ فکر انگیز ہے اور قاری کے شعور و وجدان کو جھنجوڑتا ہے۔"(۱۲)

انور جمال نے نعت نگاری کو نئے آہنگ اور جدید اسلوب سے روشناس کرایا۔ ان کے نعتیہ کلام میں روانی، تسلسل، سوزو گداز، بلند آہنگ اور خطیبانہ انداز پایا جاتا ہے۔ اسلوب حضور نبی کریمؐ کی محبت اور عقیدت کے سانچے میں ڈھلا ہو نظر آتا ہے۔ انور جمال کے تمام کلام پر آپؐ سے عقیدت اور محبت کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے حشر میں بھی آپؐ کی معیت کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس کلام کے مطالعہ سے قاری کو سرور اور کیف نصیب ہوتا ہے۔ اس کے دل میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور عقیدت اجاگر ہوتی ہے۔ اسے سیرت طیبہ کی اہم صفات کا شعور ملنے کے ساتھ ساتھ آپؐ کی ذات سے سچی محبت اور عقیدت بھی ملتی ہے۔ انور جمال کے مجموعہ کلام "گل سرسبد" سے نعتیہ کلام ملاحظہ کریں:

"پلکوں پہ اشک، ہونٹوں پہ ذکر نبیؐ رہے
ہنگام حشر تک مری حالت یہی رہے
مرنے کے بعد بھی یہی وابستگی رہے
تربت میں تیرے شہر کی کھڑکی کھلی رہے
سو جاؤں میں تو اسم محمدؐ ہو سانس میں
جاگوں تو دھڑکنوں میں یہی نغمگی رہے"(۱۳)

انور جمال نے رسول پاکؐ کے حسن اخلاق اور سیرت طیبہ کو منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے اپنے کلام میں عجز و انکساری، احسانات نبویؐ، دعائے خلیل، نوید مسیحا، درود و سلام کی فضلیت، عظمت مصطفیٰؐ، شان مصطفیٰؐ، مقام مصطفیٰؐ، معراج النبیؐ، معجزات رسولؐ، خاتم الانبیاء، رعب و دبدبہ، جود و سخا، جمال مصطفیٰؐ، نور مصطفیٰؐ، مدحت رسولؐ، شفاعت رسولؐ، دیدار مصطفیٰؐ، بے مثل و بے مثال، الغرض ہر پہلو کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ دور جہالت کے حالات و واقعات، غزوات کا ذکر، ولادت مصطفیٰؐ وغیرہ

جیسے موضوعات پر نعتیں لکھی گئی ہیں۔ انھوں نے آپ ﷺ کے زاویوں اور خدوخال جیسے قدو قامت، زلف ورخسار، چشم وابرو، چہرہ پر انوار، جیسے موضوعات کو بھی شامل نعت کیا ہے۔ اس ضمن میں محمد اکرم ضیاء اپنے مضمون "رہ نورد شہر شوق" میں یوں رقمطراز ہیں:

> "انور جمال نے نعت رسول ﷺ کے حقیقی خدوخال کو فکری وسعتوں میں سموتے ہوئے آپؐ کے حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت کو بھی حاصل شاعری بنایا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے جمال جہاں آفریں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپکو غزل گو شعراء کے روایتی محبوب کی حیثیت سے نہیں بلکہ مطلوب و مقصود عالم کی حیثیت سے پیش کیا ہے اور انہی الفاظ وتراکیب کو وسیلہ اظہار بنایا ہے جو حضور ختمی ء مرتبت ﷺ کے شایان شان ہوں۔"(۱۴)

انور جمال نے فنی اعتبار سے بھی نعت نگاری میں منفرد تجربات کیے ہیں۔ انھوں نے مسدس، غزل، قصیدہ، نظم، ودیگر ہئیتوں میں نعت نگاری کی ہے۔ انہوں نے اپنی نعتوں کے لیے شاعری کی مقبول اور اعلیٰ زمینوں کا انتخاب کیا ہے۔ مختصر اور طویل بحور کا خوب صورت امتزاج پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے اسلوب کے نئے پیرائے اور انداز پیش کیے ہیں۔ جس سے ان کی نعت نگاری کو اردو ادب میں ایک خاص اور منفرد مقام دیا گیا ہے۔ ان کی نعتوں میں خوب صورت تشبیہات واستعارات کا استعمال کیا گیا ہے۔ چونکہ انور جمال کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل ہے اسلیے مختلف زبانوں کے الفاظ کو اپنی شاعری میں برملا استعمال کرتے ہیں۔ فارسی پر کامل عبور رکھتے تھے اس لیے فارسی اور پنجابی کے الفاظ کو بیشتر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے کلام سے تشبیہ کی مثالیں دیکھیے:

"تیرا خاموش تکلم ہے کہ ہے جوہر قند
حرف شیریں ہیں تیرے لب پہ کہ ہے شاخ نبات"(۱۵)

"آپ کی ہر سانس آیت لوح و قلب وذہن پر
آپ کی ہستی صحیفہ ابن آدم کے لیے"(۱۶)

انور جمال نے اپنے نعتیہ کلام میں استعارات کو بھی بڑے فنکارانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ استعارات کے استعمال سے شاعری میں خوبصورتی اور چاشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ استعارہ کے بارے میں ڈاکٹر اشرف کمال یوں بیان کرتے ہیں:

> "استعارہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی ادھار لینا کے ہیں۔ اصطلاح میں ایک چیز کو مماثلت کی بناء پر دوسری چیز قرار دینا استعارہ کہلاتا ہے۔۔۔۔ علم بیان کی اصطلاح میں جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق پایا جائے تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔"(۱۷)

انور جمال نے نعت میں علم بیان کو خوبصورتی سے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ علم بدیع اور علم صنائع کا بھی بخوبی استعمال کیا ہے۔ ان کی نعتوں میں بہت سی صنعتیں استعمال کی گئی ہیں۔ ان کو زبان وبیان پر مکمل عبور حاصل ہے۔ انور جمال ماہر لسانیات بھی ہیں ۔ان کا ذخیرہ الفاظ بہت زیادہ ہے۔ مزید برآں شاعرانہ مزاج رکھتے ہیں۔ بچپن سے شاعری کا شوق رکھتے تھے۔ اس لیے شاعری میں ایک منفرد اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ شعر گوئی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ الفاظ کا چناؤ اور استعمال بخوبی جانتے ہیں۔ اس لیے ان کی

شاعری میں الفاظ کی رنگینی اور چاشنی نظر آتی ہے۔ انھوں نے صنعت تلمیح کو بہترین انداز میں استعمال کیا ہے۔ ابو الاعجاز حفیظ صدیقی تلمیح کی تعریف "کشاف تنقیدی اصطلاحات" میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> "زبان کے ابتدائی دور میں چھوٹے چھوٹے سادہ خیالات اور معمولی چیزوں کے بتانے کے لیے الفاظ بنائے گئے تھے۔ رفتہ رفتہ انسان نے ترقی کا قدم اور آگے بڑھایا۔ لمبے لمبے طویل قصوں اور حادثات و واقعات کی طرف خاص خاص لفظوں میں اشارے ہونے لگے۔ جہاں وہ الفاظ زبان پر آئے وہ قصے وہ واقعے اور حادثے آنکھوں کے سامنے پھر گئے، ایسا ہر اشارہ تلمیح کہلاتا ہے۔" (۱۸)

انور جمال نے بہت سی صنائع بدائع اپنی شاعری کی زینت بنائی ہیں۔ انھوں نے نعتوں میں ان صنائع کے استعمال سے رنگینی اور جاذبیت پیدا کر دی ہے۔ ان کے نعتیہ کلام میں صنعت تضاد یا طباق کا منفرد استعمال دیکھنے کو ملتا ہے۔ ان کی نعتوں میں صنعت تلمیح، صنعت لف و نشر، صنعت مراعات النظیر، صنعت ترافق، صنعت تضمین، صنعت تکرار، صنعت سیاق الاعداد، صنعت اشتقاق، صنعت ترصیع، صنعت تنسیق الصفات، صنعت مبادلہ الراسین، صنعت منقوط، صنعت مماثلت، صنعت حسن تعلیل، صنعت تجنیس، صنعت تفریق، صنعت توشیح، صنعت اقتباس، وغیرہ کو بڑی مہارت سے استعمال کیا گیا ہے۔ انور جمال کے نعتیہ کلام سے صنعت تلمیح کی چند مثالیں ملاحظہ کریں:

"فاروق و مرتضیٰ کی وہ ہیبت کہ الحفیظ
دل ڈوب ڈوب جائے تھا باطل صفات کا
جب غزنوی نے پایا جنم ماں کی کوکھ سے
پِتا پگھل کے پانی ہوا سومنات کا
جس کے لطیف اشارے سے چشمے ابل پڑیں
تھا بند اس کی آل پہ پانی فرات کا" (۱۹)

انور جمال نے دیگر صنعتوں کے استعمال کی طرح اپنی نعتوں میں صنعت تضمین کا بھی بخوبی استعمال کیا ہے۔ جس سے شاعری میں خوبصورتی اور جاذبیت پیدا ہو گئی ہے۔ صنعت تضمین کے بارے میں پروفیسر ڈاکٹر مزمل حسین اپنی تصنیف "اردو ادب میں علم بیان اور علم بدیع کے مباحث" میں یوں بیان کرتے ہیں:

> "تضمین کے لغوی معنی ذمہ دار بنانا، کفیل بنانا وغیرہ کے ہیں۔ علم بدیع کی اصطلاح میں شاعر کا اپنے کلام میں کسی دوسرے شاعر کے کلام سے کوئی مصرع یا شعر اس طرح استعمال کرنا کہ سرقہ کا اندیشہ نہ ہو۔ اس میں بلاشبہ مصرع یا شعر کسی دوسرے شاعر کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن واوین کے استعمال سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ عمل کلام کو زیادہ پر تاثیر اور پر زور بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔" (۲۰)

انور جمال نے اپنے نعتیہ کلام میں تمام فکری و فنی تقاضوں کو پورا کیا ہے۔ اس لیے ان کی نعتوں میں درد مندی، اثر انگیزی، تاثر آفرینی، سوز و گداز، سادگی، معنی آفرینی اور شائستگی پائی جاتی ہے۔ قاری کو ان کی نعت پڑھ کر دلی اور روحانی سکون میسر آتا ہے ۔ وہ الفاظ کی خوبصورتی میں جھومتا رہتا ہے۔ ان کے کلام کی ایک اور خصوصیت ندرت الفاظ اور ربط و تسلسل ہے۔ انہوں نے جذبات و خیالات کو نادر الفاظ کے ساتھ مربوط انداز میں پیش کیا ہے۔ کہیں بھی تخیل اور الفاظ میں کسی قسم کی خامی نظر نہیں آتی۔ ان کا اسلوب اور انداز بیان منفرد اور نمایاں ہے۔ وہ الفاظ کی جامعیت کا ہنر خوب جانتے ہیں۔ وسیع تصورات و خیالات کو جامع انداز میں الفاظ کا جامہ پہناتے ہیں۔ اختصار ان کے کلام کی نمایاں خوبی ہے۔

انور جمال نے نعت گوئی میں بھی مقصدیت کو پیش نظر رکھا ہے ان کے نزدیک نعت میں رسالت مآب ﷺ کے ظاہری حسن و جمال کی سراپا نگاری کے ساتھ ساتھ آپؐ کی سیرت طیبہ، اسوہ حسنہ، اخلاق کریمانہ اور حسن سلوک کو بھی شاعری کی زینت بنانا چاہیے۔ انہوں نے اپنے اس نظریے پر مکمل طور پر عمل کیا ہے۔ اور اپنی نعتوں میں آپؐ کے حسن و جمال کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ کے موضوعات کو بھی شامل کیا ہے۔ انور جمال اردو ادب میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے نثر لکھنے کے ساتھ ساتھ اردو شاعری بھی میں نمایاں کارکردگی دکھائی ہے۔ انہوں نے اردو شاعری کی بہت سی اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن نعت میں ایک منفرد اور الگ پہچان رکھتے ہیں۔ انہوں نے اردو ادب میں تین نعتیہ مجموعے لکھ کر اردو نعت میں قیمتی اور بیش قیمت خزانے کا اضافہ کیا۔ ان کی نعتوں میں فکری و فنی تقاضوں کو پورے انصاف اور تندہی سے پورا کیا گیا ہے۔ ان کے نعتیہ کلام کی نمایاں خصوصیت موضوعات کا تنوع ہے۔ انور جمال نے نعت میں حضور اکرم ﷺ کے حسن جمال کی سراپا نگاری بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اسوہ حسنہ، سیرت طیبہ، اخلاق حسنہ اور حسن سلوک جیسے موضوعات کو بھی شامل کیا ہے۔ ان کی نعتوں میں علم بیان، علم بدیع، علم عروض اور علم صنائع بدائع کا خوبصورت امتزاج نظر آتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عطاالرحمٰن نوری، اُردو اصناف ادب، (مرتبہ)، بھارت، مہاراشٹر، مالیگاؤں، رحمانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۶ء، ص:۱۳

۲۔ احمد دہلوی، سید، فرہنگ آصفیہ، (جلد سوم)، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۶ء، ص:۵۷۹

۳۔ محمد عبداللہ خویشگی، فرہنگ عامرہ، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء، ص:۶۵۷

۴۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، لاہو، فیروز سنز، ۲۰۰۵ء، ص:۱۴

۵۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر، کراچی، اقلیم نعت، ۲۰۰۰ء، ص:۶۳۔۶۳

۶۔ رفیع الدین ہاشمی، اصناف ادب، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء، ص:۲۶

۷۔ انور جمال، لولاک لما، ملتان، کاروان ادب، ۱۹۸۴ء، ص:۱۱

۸۔ ایضاً، ص:۲۱

۹۔ انور جمال، حسنت جمیع خصالہ، ملتان، بیکن بکس، ۲۰۰۰ء، ص:۱۰

۱۰۔ انور جمال، گل سرسبد، ملتان، سخن سرائے پبلی کیشنز، ۲۰۲۲ء، ص:۴۴

۱۱۔ انور جمال، حسنت جمیع خصالہ، ملتان، بیکن بکس، ۲۰۰۰ء، ص:۴۰
۱۲۔ محمد امین، ڈاکٹر، لولاک لما پر ایک نظر، مشمولہ، بک ڈائجسٹ لاہور، ماہنامہ، جلد:۱۷، شمارہ ۹۔۱۰، جنوری فروری ۔۲۰۲۱ء، ص:۲۳
۱۳۔ انور جمال، گل سرسبد، ملتان، سخن سرائے پبلی کیشنز،، ۲۰۲۲ء، ص:۱۲۵
۱۴۔ محمد اکرم ضیاء، رہ نورد شہر شوق، مشمولہ، روزنامہ، امروز، ملتان، 3 فروری،:۱۹۸۵
۱۵۔ انور جمال، حسنت جمیع خصالہ، ملتان، بیکن بکس، ۲۰۰۰ء، ص:۸۷
۱۶۔ ایضاً، ص:۹۰
۱۷۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، چند اصطلاحات، لاہور، عبداللہ اکیڈمی، س ن، ص:۲۱۔۲۲
۱۸۔ حفیظ صدیقی، ابوالاعجاز، کشاف تنقیدی اصطلاحات، اسلام آباد، ادارہ فروغ قومی زبان، ۲۰۱۸ء، ص:۲۷
۱۹۔ انور جمال، گل سرسبد، ملتان، سخن سرائے پبلی کیشنز، ۲۰۲۲ء، ص:۱۳۷
۲۰۔ مزمل حسین، پروفیسر ڈاکٹر، اُردو میں علم بیان اور علم بدیع کے مباحث، لاہور، فکشن ہاؤس، ۲۰۲۰ء، ص:۱۰۷

References in Roman Script:

1. Atta-ul-Rahman Noori, Urdu Asnaf-e-Adab, Compiled, India, Maharashtra, Malegaon, Rahmani Publications, 2016, p. 13
2. Ahmad Dehlavi, Syed, Farhang-e-Aasfia ,(Volume III), Lahore, Sang-e-Meel Publications, 1986, p: 579
3. Muhammad Abdullah Khawashgi, Farhang-e-Aamra,Islamabad, Muqtadra Qaumi Zuban, 1989, p. 657
4. Feroz-u-Din, Moulvi, Feroz-ul-Lughat, Lahore, Feroz Sons, 2005, p. 14.
5. Aasi Karnali, Dr.,Urdu Hamd o Naat Pr Farsi Shari Rawayat ka Asar, Karachi, Aqleem-e-Naat, 2000, p. 63-63.
6. Rafiuddin Hashmi, Asnaf-e-Adab, Lahore, Sang-e-Meel Publications, 2008, p. 26.
7. Anwar Jamal, Lolak Lama, Multan, Caravan-e-Adab, 1984, p. 11
8. Ibid, p: 21
9. Anwar Jamal, Hasunat Jami-o- Khasalehi, Multan, Beacon Books, 2000, p:10
10. Anwar Jamal, Gul-e-Sarsabad, Multan, Sukhn Sarai Publications, 2022, p: 44
11. Anwar Jamal, Hasunat Jami-o-Khasalehi, Multan, Beacon Books, 2000, p.40
12. Muhammad Amin, Dr., Lolak Lama pr Aik Nazr, Contents, Book Digest Lahore, Monthly, Volume: 17, Issue 9.10, January February 2021, p: 23
13. Anwar Jamal, Gul-e-Sarsabad, Multan, Sukhn Sarai Publications, 2022, p. 125

14. Muhammad Akram Zia, Reh-e-Noord Shahr Shauk,(Mashmola)daily, Imrooz, Multan, February 3, 1985.

15. Anwar Jamal, Hasunat Jami-o-Khasalehi, Multan, Beacon Books, 2000, p.87

16. Ibid, p: 90

17. Muhammad Ashraf Kamal, Dr., Chand Istlahat, Lahore, Abdullah Academy, S.N., pp. 21-22

18. Hafeez Siddiqui, Abul Ijaz, Kashaf Tanqeedi Istlahat, Islamabad, Idara Ferogh Qoumi Zuban, 2018, p.72

19. Anwar Jamal, Gul-e-Sarsabad, Multan, Sukhn Sarai Publications, 2022, p. 137

20. Muzamil Hussain, Prof. Dr.,Urdu Main Ilm-e-Bayan aur Ilm-e-Badee k Mubahis, Lahore, Fiction House, 2020, p. 107